

HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic & Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E) Home Page: <http://habibiaislamicus.com>

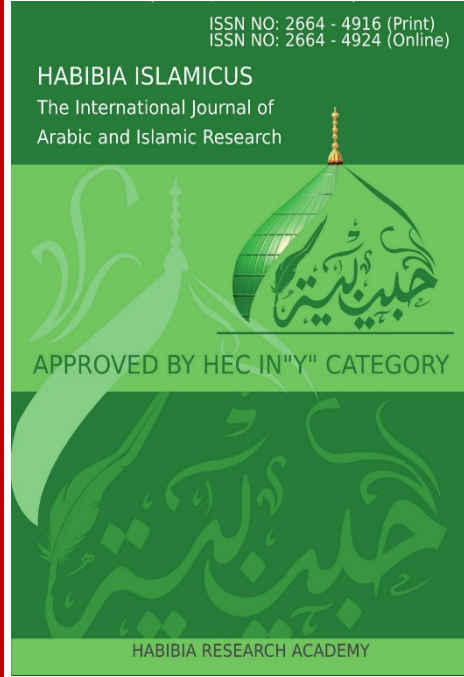
Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration
Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).



TOPIC:

THE WATER CRISIS SOLUTION IN THE LIGHT OF MODERN SCIENCE AND ISLAMIC TEACHINGS

جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آبی بحران کا حل

AUTHORS:

1. Dr. Abdul Manan Cheema, PhD Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha, Email ID : abdulmanan522@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0001-5529-9634>
2. Dr. Farhat Naseem Alvi, Chairperson, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, Email ID : Farhat.naseem@uos.edu.pk Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0001-9565-7889>

How to Cite: Cheema, Abdul Manan, and Farhat Naseem Alvi. 2023. "THE WATER CRISIS SOLUTION IN THE LIGHT OF MODERN SCIENCE AND ISLAMIC TEACHINGS: جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آبی بحران کا حل" *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 7 (4):39-54.

DOI: <https://doi.org/10.47720/hi.2024.0704u03>.

URL: <https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/244>

Vol. 7, No.4 || October –December2023 || P. 39-54

Published online: 2023-12-30

QR. Code



THE WATER CRISIS SOLUTION IN THE LIGHT OF MODERN SCIENCE AND ISLAMIC TEACHINGS

جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آبی بحران کا حل

Abdul Manan Cheema,

Farhat Naseem Alvi,

ABSTRACT:

The water crisis is a global issue in current times. It has sensitized the entire world population. Population growth and industrialization expansion are leading to a risky imbalance of water availability. Water plays a significant role in the sustainable development of any country. That's why, water is part of UN 17 Sustainable Development Goals (SDGs). International water experts have warned that future wars will be on the issue of water crisis. Over time, the scarcity of water is becoming a big challenge. International and national water experts agree that the non-availability of water can create a disastrous situation for Pakistan in the future. The latest UN report articulates that water scarcity has become increasingly pressing in Pakistan. Asian Development Bank Report indicates that per capita availability of water has decreased from 5300 m³ per person in 1951 to less than 1100 m³ per person per year in 2007 in Pakistan. According to international standards, 6000 m³ of availability of water per capita is essential. According to Falcon Mark, water scarcity creates health and environmental issues. A report indicates that water scarcity and waterborne diseases cause a loss of 1.44 percent of GDP. The main reason for the water crisis is lack of awareness and mismanagement of water resources. There are approximately 150 dams in Pakistan. No doubt, this trivial no. of dams is insufficient for the survival of the natural environment and growing population. Water is being wasted blindly. Consequently, the water level falls gradually and then the whole area becomes a victim of water shortage. The water crisis is considered a bigger issue than terrorism. Therefore, it is the need of time to make a solid plan for water management to meet the water needs of the growing population. Wastage of water is strictly forbidden in Islam. Modern science provides various innovative solutions to alleviate water scarcity. In addressing the current water crisis, it is imperious to get the insights delivered by both modern science and the everlasting wisdom presented by Islamic teachings. This research paper explores how the water crisis issue can be solved in light of Islamic teachings and modern scientific advancements.

KEYWORDS: Islam, Pakistan, Water crisis, Sustainability, Wastage, Effects, Solution.

تمہید

پانی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہے۔ کرہ ارض پر زندگی پانی کے بغیر برقرار نہیں رہ سکتی۔ پانی کی اہمیت و افادیت اجاگر کرنے کے لئے 22 مارچ کو دنیا بھر میں ہر سال پانی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ آبی بحران (Water Crisis) درحقیقت ایک ایسا انسانی مسئلہ ہے جس کا نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کو سامنا ہے۔ بین الاقوامی آبی ماہرین کے مطابق مستقبل کی جنگیں پانی کے مسئلے پر وقوع پذیر ہوں گی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت واضح ہوتی جا رہی ہے کہ آبی وسائل کی بڑھتی ہوئی قلت ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ بین الاقوامی اور قومی ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ پانی کی عدم دستیابی پاکستان کے لیے تباہ کن اور پریشان کن صورتحال پیدا کر سکتی ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ بتاتی ہے کہ پاکستان میں 1951 میں 5300 مکعب میٹر فی کس سالانہ پانی دستیاب تھا جو کم ہو کر 2007ء میں 1100 فی کس سالانہ ہو گیا۔¹

ADB 2023 کی رپورٹ کے مطابق ایشیا میں دیہاتی علاقوں میں ڈیڑھ بلین اور شہری علاقوں کے 600 ملین لوگ پانی کی کمی سے متاثر ہو رہے ہیں۔ بین الاقوامی معیارات کے مطابق فی کس 6000 کیوبک میٹر پانی کی ضرورت ہے۔ جبکہ رپورٹس بتاتی ہیں کہ پاکستان میں پانی کی مقدار 1000 کیوبک میٹر فی شخص سے بھی کم ہو چکی ہے۔ نیشن لائبریری آف میڈیسن، امریکہ (National Library of Medicine, USA) کی رپورٹ سے انکشاف ہوتا ہے کہ پاکستان میں پانی مقدار 500 کیوبک میٹر فی کس سالانہ تک کم ہو چکی ہے۔² فائلکن مارک کے مطابق جس ملک میں پانی کی مقدار 1000 کیوبک میٹر فی شخص ہو، وہ ملک پانی کی قلت والے ممالک میں شمار ہوتا ہے، وہاں صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستان میں پانی کے بحران کی بڑی وجہ ٹھوس، پائیدار پانی کی منصوبہ بندی کا نہ ہونا ہے۔ پاکستان میں تقریباً 155 ڈیم ہیں جو قدرتی ماحول کی بقا اور بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے ناکافی ہیں۔ جن علاقوں میں پانی وافر مقدار میں دستیاب ہے وہاں کے باشندے آنکھیں بند کر کے اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ اس لیے پانی کی سطح آہستہ آہستہ گرنے لگتی ہے اور پھر پورا علاقہ پانی کی قلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں پانی کے بحران کی ایک وجہ پرانا اور ناقص آبپاشی کا نظام ہے۔ آبی ماہرین کا کہنا ہے کہ پانی کا بحران دہشت گردی سے بھی بڑا مسئلہ ہے۔ پانی کی کمی سے صحت عامہ اور معیشت شدید متاثر ہوتی ہے۔ پانی کی کمی اور پانی کی آلودگی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے جی ڈی پی کا 1.44 فیصد نقصان ہوتا ہے۔ پانی کا تحفظ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے 17 جاری کردہ اہداف میں شامل ہے کیونکہ پانی کے درست استعمال اور اس کے ضیاع کی روک تھام کئے بغیر کسی بھی خطے یا ملک کی پائیدار ترقی ممکن نہیں۔ اسلام میں پانی کا ضیاع سختی سے منع ہے۔ اس لیے بڑھتی ہوئی آبادی کی پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پانی کا اسراف و ضیاع روکنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں کم و بیش دو ارب مسلمان بستے ہیں جو پانی کا بحران کم کرنے میں قائدانہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔ زیر نظر تحقیقی مقالہ آبی بحران، اسباب، اثرات اور اس کے پائیدار حل کے بارے میں سائنسی اور اسلامی نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

کرہ ارض پر پانی زندگی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ یہ ایک ایسا قدرتی وسیلہ ہے جس پر کئی محققین نے قلم اٹھایا ہے۔ پانی کے موضوع پر "آبی وسائل اور ان کے متعلق شرعی احکام" اہم تحقیقی کام ہے جو ایفا پبلیکیشنز نئی دہلی (انڈیا) سے 2012ء میں شائع ہوا۔ یہ کتاب اسلامی فقہ اکیڈمی کے سیمینار (2011) میں پیش کردہ مقالات کا مجموعہ ہے۔ کتاب "آبی و نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ فقہ اسلامی کی روشنی میں" کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش ہیں۔ یہ کتاب شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے 2014ء میں پبلش ہوئی۔ بادل اور بارش کے سائنسی پہلو پر رابرٹ ہارٹز (Horace Robert Byers) کی تصنیف "Elements of cloud physics"³ ایک لائق مطالعہ تصنیف ہے۔ یہ کتاب یونیورسٹی آف شکاگو پریس سے 1965ء میں شائع ہوئی۔ بارش اور بادلوں کے کرشماتی سائنسی پہلو پر ریسرچ کے لئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ نافع ثابت ہو گا۔ ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ کی کتاب "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی تناظر میں" قدرتی وسائل کے تحفظ اور استعمال پر عمدہ کام ہے۔ اس کتاب میں اسلامی اور سائنسی تناظر میں

قدرتی وسائل (آبی وسائل، پہاڑ، معدنی وسائل، نباتاتی وسائل، حیواناتی وسائل) کے استعمال پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب ایشین ریسرچ انڈیکس اسلام آباد سے 2023ء میں پبلش ہوئی ہے۔⁴ آرٹیکل "Emotions toward water consumption: Conservation and wastage" ⁵ پانی کے ضیاع، تحفظ اور استعمال پر معلومات افزا کام ہے۔ ریسرچ پیپر "Innovative system for water level management using Iota to prevent water wastage" ⁶ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر زور دیتا ہے۔ عبد المنان کا آرٹیکل "پانی کا تحفظ اسلامی تناظر میں" ⁷ پانی کی حفاظت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔ سکالر محمد جنید انور کا آرٹیکل "An Islamic Ecological Perspective of Water Resources Management" ⁸ پانی کا انتظام اور پانی کے ذرائع پر روشنی ڈالتا ہے۔ متذکرہ تصانیف و مضامین کے علاوہ بھی پانی کے موضوع پر ریسرچ مواد میسر ہے۔ تاہم عصر حاضر میں پانی کے بڑھتے ہوئے بحران پر قابو پانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اس لئے "جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آبی بحران کا حل" کا موضوع منتخب کیا گیا۔

منہج تحقیق

پیش نظر مقالہ میں تحقیق کا تجزیاتی طریقہ کار (Analytical Research Methodology) اختیار کیا گیا ہے۔ موضوع سے متعلق بنیادی ماخذ و مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر ثانوی مصادر و مراجع کا بھی بغور جائزہ لیا گیا ہے۔ آبی بحران کے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے جدید سائنس، ماحولیات اور اسلام پر لکھی گئی مختلف کتب و تصانیف کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ پانی کے بحران کے بارے میں ریسرچ میٹریل، تازہ رپورٹس کے حصول کے لئے، آن لائن لائبریریز، انٹرنیٹ اور کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتب و تصانیف کے مطالعہ کے لئے علامہ اقبال لائبریری بیس روڈ سیالکوٹ، سیرت سٹڈی سنٹر سیالکوٹ کینٹ، سرگودھا یونیورسٹی لائبریری اور ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری اسلام آباد کا وزٹ کیا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا اردو ترجمہ "القرآن الکریم" ⁹ سے سے لیا گیا ہے۔

آبی بحران: اسباب و اثرات

پانی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہے۔ زندگی پانی کے بغیر جاری نہیں رہ سکتی۔ پانی کی قلت درحقیقت ایک سماجی اور انسانی مسئلہ ہے جس کا نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کو سامنا ہے۔ بین الاقوامی ماہرین کے مطابق مستقبل کی جنگیں پانی کے مسئلے پر ہوں گی۔ بین الاقوامی اور قومی ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ پانی کی عدم دستیابی پاکستان کے لیے تباہ کن صورت حال پیدا کر سکتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ پانی کا ضیاع اور اس کی قدر و قیمت سے ناواقفیت ہے۔ پائیدار ترقی کا خواب پورا کرنا پانی کی حفاظت کی تدبیر کئے بغیر ناممکن ہے۔ اس وقت پانی کا ضیاع عالمی ایشو ہے۔ اس لئے عالمی اداروں نے پانی کی دستیابی پر توجہ مرکوز کی ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ کے جاری کردہ پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے سترہ اہداف (SDGs) میں چھٹا ہدف پانی کے تحفظ اور اس کے ضیاع کی روک تھام پر زور دیتا ہے۔ ¹⁰ آبی ماہرین کی آراء اور تحقیقی رپورٹس سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی کا تحفظ کئے بغیر پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول ناممکن ہے۔ پائیدار ترقی کا خواب پورا

کرنے لئے پانی کے درست استعمال ضروری ہے۔¹¹ جدید سائنسی رپورٹس بتاتی ہیں کہ پانی کی شدید کمی سے صحت عامہ اور معیشت متاثر ہوتی ہے۔ رپورٹس کی رو سے پانی کی کمی اور پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے جی ڈی پی کا 1.44 فیصد نقصان ہوتا ہے۔ ماحولیاتی مسائل جنم لیتے ہیں جیسا کہ ساؤتھ افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن Cape Town کی مثال ہے۔¹² جہاں پانی کی قلت کی وجہ سے درخت سوکھ گئے۔ ماحولیاتی نظام درہم ہو گیا۔

World Economic For u کی رپورٹ بتاتی ہے:

“In a dry climate, with rapid urbanization and relatively high per capita water consumption, Cape Town had all the makings of a water crisis. In 2018, after three years of poor rainfall, the city announced drastic action was needed to avoid running out. Reducing demand was a key priority. The City of Cape Town worked to get residents and businesses on board with a host of water-saving initiatives. People were instructed to shower for no longer than two minutes. A campaign with the slogan “If it’s yellow, let it mellow” promoted flushing the toilet only when necessary. And the use of recycled water – so-called greywater – was also pushed.”¹³

پاکستان میں پانی کے ذخائر انتہائی کم ہیں۔ دریا، نہریں، جھیلیں اور دیگر آبی ذخائر میں شہروں اور صنعتوں کا گند اپانی اور فضلہ شامل ہو رہا ہے۔ آبی ذخائر کی کمی اور گندگی انسانی زندگی کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ آلودہ پانی سے زرخیز زمین بنجر ہوتی جا رہی ہے۔ زیر زمین پانی کا ری چارجنگ پر اسیس رک چکا ہے، جس سے زیر زمین پانی لکڑا اور زہریلا ہوتا جا رہا ہے۔ فیکٹری مالکان کیمیکل زدہ پانی گہرے کنویں کھود کر یا غرقی کے ذریعے زیر زمین پانی میں ڈال دیتے ہیں۔¹⁴ بعض تیل و گیس کمپنیاں انجکشن کنوؤں (Injection Wells) کے ذریعے گندے اور استعمال شدہ پانی کو دوبارہ زیر زمین پہنچانے کا طریقہ استعمال کرتی ہیں۔

ماحولیاتی پروٹیکشن ایجنسی کی رپورٹ بتاتی ہے:

“An injection well is used to place fluid underground into porous geologic formations. These underground formations may range from deep sandstone or limestone, to a shallow soil layer. Injected fluids may include water, wastewater, brine (salt water), or water mixed with chemicals.”¹⁵

سیورج اور گندے پانی کو ٹھکانے کا مناسب انتظام نہیں کیا جاتا۔ سمندر میں پھینکا جانے والا فضلہ بے شمار مسائل کا سبب بنتا ہے۔ یہی فضلہ آبی حیات کے لئے موت کا سبب بنتا ہے۔ انڈسٹری پر سنز عارضی زندگی کی آسائشوں کے لیے عوام الناس کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ صنعتوں کا 95 فیصد پانی انتہائی مہلک کیمیائی مادوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ پانی ندی نالوں یا براہ راست دریاؤں اور سمندروں میں بہا دیا جاتا ہے۔ حفظانِ صحت کے بنیادی اصولوں کے متعلق تربیت کی کمی اور صاف پانی تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ پانی کی کمی اور زہریلے پانی سے لاحق بیماریوں کے علاج سے دنیا کو سالانہ اربوں روپے کا معاشی نقصان اٹھانا ہے۔

ADB رپورٹ (2023) بتاتی ہے:

“Despite achievements in Asia and the Pacific, 1.5 billion people in rural areas and 600 million more in urban areas still lack adequate water supply and sanitation. Sound water management and access to reliable service delivery remain vital to inclusive economic growth and social well-being.”¹⁶

پانی کے ضیاع کے باعث زیر زمین پانی کا لیول گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق لاہور میں صاف پانی کا لیول 1000 سے 1500 فٹ تک جا پہنچا ہے اور اس پانی کی کوئی گارنٹی نہیں کہ وہ آرسینک (زہریلے مواد) سے پاک ہے یا نہیں۔ آبی قلت کے انسانی صحت پر تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے اکثر لوگ صاف پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے موت میں منہ میں چلے جاتے ہیں۔

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی رپورٹ بتاتی ہے:

“Unavailability of safe drinking water leads to the highest number of deaths in Pakistan.”¹⁷

غریب عوام آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہے، جس کی وجہ سے نئی نئی بیماریاں ان غریب عوام کا مقدر ہیں۔ پاکستان میں ہر سال لاکھوں افراد آلودہ پانی کے باعث مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

امریکہ میں قابل نوش پانی کا ضیاع روکنے کے لئے کلین واٹر ایکٹ (Clean Water Act) نافذ کیا گیا ہے۔ پاکستان میں بھی کلین واٹر ایکٹ نافذ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کیونکہ آلودہ پانی کے استعمال کا انسانی صحت و تندرستی پر انتہائی خوفناک اثر ہوتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق منزل واٹر کی بوتلوں میں سکھیا کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے، جس سے لوگوں میں پھیپھڑوں، مثانے، جلد، گردے، ناک اور جگر کا کینسر پھیلنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ زیر زمین پانی (Underground water) میں سکھیا (زہریلا مواد) شامل ہو جانے سے لوگوں کی صحت کو خطرہ ہے۔ پینے کے پانی میں سکھیا کی موجودگی مہلک امراض کو جنم دیتی ہے۔ پاکستان میں تقریباً 155 ڈیم ہیں جو قدرتی ماحول کی بقا اور بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے ناکافی ہیں۔ جن علاقوں میں پانی وافر مقدار میں دستیاب ہے وہاں کے باشندے آنکھیں بند کر کے اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ اس لیے پانی کی سطح آہستہ آہستہ گرنے لگتی ہے اور پھر پورا علاقہ پانی کی قلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں پانی کے بحران کی ایک وجہ پرانا اور ناقص آبپاشی کا نظام ہے۔ پانی کا نظم و نسق کئے بغیر ترقی و خوشحالی ناپائیدار ترقی کہلاتی ہے کیونکہ پانی جزو زندگی ہے۔

آبی ذخائر کی تعمیر اور جدید سائنس

جدید سائنسی تحقیقات سے استفادہ کرتے ہوئے آبی منصوبوں کی تعمیر وقت کا تقاضا ہے۔ پانی کے تحفظ کی منصوبہ بندی کئے بغیر پائیدار ترقی کا حصول ممکن نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے سترہ اہداف میں پانی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پاکستان میں پانی کے نظم و نسق کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی ہے اس لئے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ملک کے آبی وسائل سکڑ رہے ہیں۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق فی کس 6000 کیوبک میٹر سالانہ پانی کی ضرورت ہے۔ جبکہ اس وقت پاکستان میں پانی کی مقدار 1000 کیوبک میٹر فی کس سالانہ سے کم ہے۔

جہاں پانی کی مقدار 1000 کیوبک میٹر فی کس سالانہ سے کم ہو، وہ علاقہ پانی کی قلت والے خطوں میں شمار ہوتا ہے، وہاں کی انسانی آبادی کو صحت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ADB کی رپورٹ بتاتی ہے:

“Pakistan has reached withdrawal limits of its surface and groundwater sources. The per capita availability of water has decreased from 5300 m³ per person in 1951 to less than 1100 m³ per person per year in 2007.”¹

پاکستان میں دستیاب آبی وسائل 7 فیصد پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے جبکہ بین الاقوامی معیار 40 فیصد ہے۔ پانی ذخیرہ کرنے کی کم گنجائش کی وجہ سے پاکستان کو سالانہ اربوں کا معاشی نقصان ہو رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت 400 دن ہے، جبکہ وطن عزیز کے پاس صرف 30 دن کا پانی محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہے۔ مصر 1000 دن، امریکہ 900 دن، آسٹریلیا 600 دن، جنوبی افریقہ 500 دن، بھارت 220 دن اور پاکستان صرف 30 دن کا پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پاکستان کے پاس پانی محفوظ کرنے کی استعداد و صلاحیت سب سے کم ہے جبکہ بین الاقوامی معیار بھی کم ہے۔ اس کے برعکس امریکہ اور مصر کے پاس پانی محفوظ کرنے کی صلاحیت دوسرے ممالک سے زیادہ ہے۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق کسی بھی ملک میں کم از کم 120 دنوں کا پانی ذخیرہ ہونا ضروری ہے۔ پاکستان کے پاس صرف 30 دنوں کا پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک میں ایک سے دو سال کے لیے بھی پانی کیا جا رہا ہے۔ برازیل نے چار دہائیوں میں اپنے آبی ذخائر کی صلاحیت کو دوگنا کر لیا ہے۔ پانی کے بے دریغ استعمال میں پاکستان کا چوتھا نمبر ہے۔ مائیکل کیوگل مین کی ایک رپورٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق آبی ذخائر کی غیر موجودگی میں لوگ زیر زمین پانی نکال کر پانی کمی دور کر رہے ہیں، جو چند برسوں میں زیر زمین آبی ذخائر کو تقریباً ختم کر دیگا۔ اسپین میں 1950ء اور 2000ء کے درمیان ہر سال 20 ڈیم تعمیر کیے گئے، جس سے اسپین میں زیر زمین پانی کی سطح دوگنی ہو گئی۔ یورپ میں پانی کو تین بار استعمال کیا جاتا ہے۔ صاف پانی استعمال کے بعد فلش ٹینک میں چلا جاتا ہے، یہ وہاں سے فلٹر ہو کر ندی اور نالوں میں چلا جاتا ہے۔ ہر محلے میں بارشی پانی کے لیے جھیلیں ہوتی ہیں۔ گھروں میں ٹینکوں میں پانی ذخیرہ کرتے ہیں۔ یہ پانی فلش سسٹم، فرش اور گاڑیاں دھونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔¹⁸ پاکستان میں آبی ذخائر کی کمی اور پانی کی بد انتظامی کے نتائج کا اندازہ حسب ذیل تصویر سے لگایا جاسکتا ہے۔

¹Islamic Republic of Pakistan, Country Environment, Environment Analysis, Asian Development Bank, 2008, p.6



اوکاڑہ کے ایک دیہات کی تصویر بوجہ 28 اگست 2023 سیلاب (اے ایف پی)

پاکستان میں قدرتی ذرائع سے دستیاب پانی کا صرف 10 فیصد ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیلاب کا پانی کی قابو سے باہر ہو جاتا ہے۔ اگر پانی کے ذخائر بڑھانے کی پالیسی پر توجہ دی جائے تو نہ صرف سیلابی پانی سے جانی و مالی نقصان سے بچا جاسکتا ہے بلکہ آبی قلت پر قابو پانا آسان ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں آبی ذخائر کی تعداد انتہائی کم ہے جس کا اندازہ درج ذیل ٹیبل سے لگایا جاسکتا ہے۔

No	Country	No. of Dams
1	Pakistan	150
2	India	5334
3	China	87000
4	Iran	588
5	Turkey	635

Table: No. Dams in selected Countries

پائیدار ترقی اور پانی کی کمی پر قابو پانے کے لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب اور مختلف آبی منصوبے بنانا ضروری ہیں۔ کچھ علاقوں میں رضائے الہی اور عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے پانی کا ضیاع روکنے کے لئے آبی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ ان میں ایک میانوالی کا آبی منصوبہ ہے۔

آبی منصوبہ (میانوالی)

امریکہ میں مقیم پیر مقصود علی شاہ کا تعلق پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع میانوالی کے ایک دور دراز گاؤں تہی سر سے ہے، جہاں انہوں نے پانی کے راستوں پر چھوٹے چھوٹے بند باندھ کر انقلاب بپا کر دیا ہے۔ پیر مقصود شاہ نے چھوٹے ڈیمز بنانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ابتدائی طور پر برساتی نالوں کے آگے بند باندھ کر ان کا پانی ضائع ہونے سے بچایا اور چھوٹے چھوٹے تالاب بنا کر پانی ذخیرہ کرنا شروع کیا۔ بعد ازاں جب اس کے ثمرات واضح ہونا شروع ہو گئے تو انہوں نے امریکہ سے مزید پیسے بھیج کر کام کو وسیع کیا اور قریبی آبادیوں کو پانی

فراہم کرنے کے لیے ان کے گھروں کے ساتھ موجود برساتی نالوں اور بارش کا قدرتی پانی ذخیرہ کرنا شروع کیا۔ علاقہ مکینوں نے اپنی زمینیں وقف کرنا شروع کر دیں کیوں کہ یہاں کے لوگوں کا بنیادی مسئلہ پانی تھا۔ انڈیپینڈنٹ اردو سے بات چیت کرتے ہوئے اس منصوبے کے سربراہ اور پیر مقصود علی شاہ کے بھائی پیر سید گل علی شاہ نے بتایا کہ ہم لوگ یہاں مفت کام کرتے ہیں اور یہ سب اللہ کی رضا اور زیر زمین پانی کی سطح بلند کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں تاکہ یہاں مقیم آبادی، چرنڈ پرند اور جانوروں کے لیے وافر مقدار میں پانی دستیاب ہو۔¹⁹ میانوالی میں پیر مقصود شاہ کا آبی منصوبہ پاکستان کے دیگر افراد اور اسلامی فلاحی اداروں کے لئے قابل تقلید مثال ہے۔



پیر مقصود شاہ کا آبی منصوبہ (میانوالی)

وضو کے پانی کا دوبارہ استعمال (اسلام آباد)

اسلام آباد کے رہائشی سیکٹر ایف ایٹ 8-F کی ایک مسجد میں پانچ وقت نماز کے لیے وضو کے بعد اس پانی کو سیوریج پلانٹ میں بہانے کے بجائے مسجد سے متصل کھیت اور پھلوں کے باغ کو سیراب کرنے کے لئے دوبارہ استعمال (Reuse) کیا جاتا ہے۔ یہ مسجد اس لیے بھی منفرد ہے کہ اس کے باغیچے کو سیراب کرنے کے لیے جو کارآمد طریقہ کار اپنایا گیا ہے اگر اس پر عمل درآمد کیا جائے تو پانی کی قلت کے شکار ملک پاکستان میں انقلاب نہیں تو بڑی تبدیلی ضرور رونما ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔²⁰ اسلام آباد کی یہ مسجد پانی کے بحران پر قابو پانے کی عملی مثال ہے۔ تمام مساجد کو اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے وضو کا پانی کا کارآمد بنانے کی ضرورت ہے۔

واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ (Water Treatment Plant)

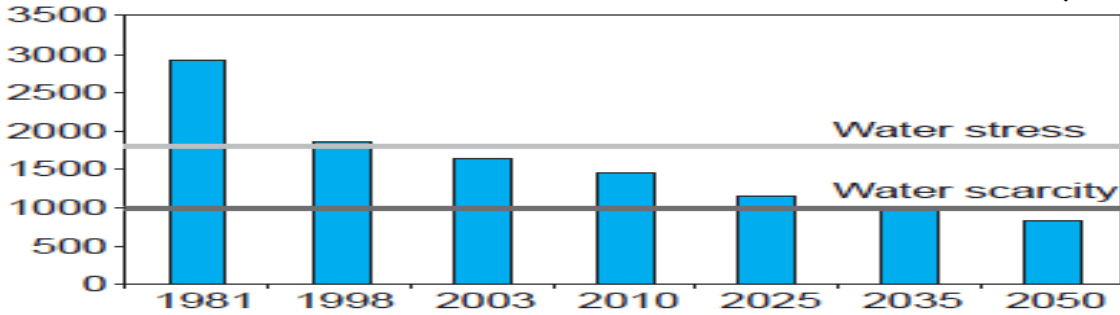
ترقی یافتہ ممالک میں آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں گندگی، کوڑا کرکٹ اور ملبہ کو باآسانی علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔ آلودہ پانی صاف کرنے کا طریقہ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کا استعمال ہے جو سیوریج کے پانی کو صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں گندے پانی کو مختلف مراحل میں پلانٹ سے گزار کر پانی میں موجود زہریلے مواد کو الگ کر لیا جاتا ہے۔



Water Treatment Plant

کارخانہ مالکان واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ (Water Treatment Plant) کی تنصیب کے بغیر ہی کاروبار کر رہے ہیں۔ دریا، نہریں، جھیلیں اور دیگر ذخائر میں شہروں اور صنعتوں کا گنداپانی اور فضلہ شامل ہو رہا ہے۔ کیمیکل زدہ پانی سے زرخیز زمین بنجر اور بانجھ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس اور پانی صاف کرنے کے دیگر جدید سائنسی طریقے اپنانے کی ضرورت ہے۔ جدید سائنسی ٹیکنالوجی کا استعمال پانی کے ضیاع کے سدباب میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں پانی کی قلت دور کرنے کے لئے سائنسی طریقہ کار سے پانی کو دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جاتا ہے۔²¹ اسرائیل، اردن، پیرا اور سعودی عرب میں گنداپانی صاف کر کے اس کا دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کھیتوں کی آبپاشی کے لئے یہ پانی دوبارہ استعمال کرنا حکومتی پالیسی ہے۔ کویت میں زرعی مقاصد کے لئے صاف شدہ گندے پانی سے ہوتی ہے۔ اردن میں گھروں کا پانی صاف کر کے دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔ سعودی عرب میں صاف شدہ گندے پانی کو کھجور اور چارے (الفلفا) کی آب پاشی کی جاتی ہے۔ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں وضو کا استعمال شدہ پانی کو گندگی بہانے کے لیے استنجاخانو میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پائیدار ترقی اور پانی کا تحفظ لازم و ملزوم ہیں۔ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے۔ پاکستان میں بھی زرعی مقاصد کے لئے صاف شدہ گندے پانی کا دوبارہ استعمال کرنے کے لئے پلاننگ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ متعدد اسلامی تعلیمات میں پانی کے اسراف و ضیاع سے منع کیا گیا ہے۔ آبی بحران پاکستان کا انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ پاکستان میں آبی قلت کا اندازہ درج گراف سے لگایا جاسکتا ہے۔



Graph: Water Stress and Water Scarcity

Source: John Brisco & Usman Qammar (2005), World Bank & Oxford University

آبی بحران کا حل اور اسلامی تعلیمات

آبی بحران کا حل پانی کے استعمال کے اسلامی اصول و آداب پر عمل کرنے میں پوشیدہ ہے۔ پانی کا ضیاع و اسراف اسلام میں سخت ممنوع ہے۔ عصر حاضر میں پاکستان پانی کی شدید کمی کا شکار ہے۔ کرہ ارض پر زندگی کی روانی کے لئے پانی کا وجود بے مثال تحفہ ہے۔ پانی زندگی کی بنیادی اکائی ہے۔ ہر زندہ شے کی تخلیق اور نشوونما میں پانی کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ پانی کی ضرورت سے کوئی بھی زندہ شے (انسان، حیوان، نبات، پانی سے بے نیاز نہیں۔ پانی کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پانی کا تذکرہ قرآن کریم میں 59 بار کیا گیا ہے۔ زمین پر زندگی کا آغاز پانی سے ہوا۔ کرہ ارض پر ہر قسم کی زندگی کے لیے پانی ناگزیر ہے۔۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: " وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ " ²²

" اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟ "

مذکورہ بالا آیت قرآنی میں پانی کے مادہ حیات ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ڈی این اے، پروٹوپلازم، مالیکول وغیرہ کا وجود بھی پانی سے ہے۔ پانی دراصل مادہ حیات ہے۔ پانی دنیا کا ایسا حیرت انگیز مالیکول ہے، اس کے عناصر ہائیڈروجن اور آکسیجن کا پتہ چلنے کے باوجود مصنوعی طور پر بنانا ممکن نہیں۔ کرہ ارض پر زندگی کا دار و مدار پانی کی دستیابی پر ہے۔ پروٹوپلازم کا تقریباً 85 فیصد حصہ پانی ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق کئی بیماریاں پانی کی کمی ²³ (Dehydration) سے جنم لیتی ہیں۔ پانی کرہ ارض پر حیات و نمو کے لئے لازمی و بنیادی عنصر ہے۔ بادل زمین پر پانی کا بہت اہم اور بڑا ذریعہ ہیں۔ نبات ہو یا زمین ہو یا پتھر سب پانی کے محتاج ہیں۔ جب زمین مردہ ہو جاتی ہے۔ تو آسمان سے بادل آبِ حیات بن کر برستے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: " وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقْلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُفِّنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ " ²⁴

" اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت یعنی مینہ سے پہلے ہو اوں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھلاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی سی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو زمین سے زندہ کر کے باہر نکالیں گے یہ آیات اس لئے بیان کی جاتی ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ "

بادلوں کا قدرتی نظام انتہائی منظم اور مربوط و مستحکم ہے۔ انسانی عقل و دانش اس قدرتی صنایع پر دنگ رہ جاتی ہے۔ زمین سے سالانہ سینکڑوں ٹریلین پانی بخارات بن کر اوپر جاتا ہے۔ اتنی ہی مقدار میں بادل برسنے کی صورت میں واپس آجاتا ہے۔ واٹر سائیکل ²⁵ (Water cycle) زندگی کی روانی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ہر زندہ شے کی تخلیق اور نشوونما میں پانی کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ حیوانات کی قبیل سے ہو یا نباتات و جمادات کی قبیل سے ہو، پانی کی ضرورت سے بے نیاز نہیں۔

Zumdahl لکھتا ہے:

“Water occurs as a liquid on the surface of Earth under normal conditions, which makes it invaluable for transportation, for recreation, and as a habitat for a myriad of plants and animals. The fact that water is readily changed to a vapour (gas) allows it to be transported through the atmosphere from the oceans to inland areas where it condenses and, as rain, nourishes plant and animal life.”²⁶

پانی کرہ ارض پر زندگی کی علامت ہے جبکہ پانی کی عدم موجودگی کا مطلب زندگی کا خاتمہ ہے۔ صاف پانی کی کمی عصر حاضر کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ جدید انسان کی منفی سرگرمیاں ہیں۔ قرآن بتاتا ہے کہ فساد فی البر والبحر انسانی تخریبی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"²⁷

"خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا انکو انکے بعض عملوں کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ

باز آجائیں۔"

اسلام زندگی کے ہر مرحلے پر احتیاط پسندی کا حکم دیتا ہے۔ جدید انسان آسائش و راحت کی دوڑ میں اپنی حد دوسے تجاوز کر رہا ہے۔ دریاؤں، ندی نالوں، زیر زمین پانی میں گند پانی انجیکٹ کرنا ایک غیر انسانی فعل ہے۔ پانی اہم ترین وسیلہ حیات ہے اس لئے صاف پانی ضائع کرنا انسانی زندگی کا خاتمہ ہے۔ اسلام کی نگاہ میں ایک جان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسان کی زندگی بچانا پوری انسانیت کا تحفظ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا

النَّاسَ جَمِيعًا"²⁸

"جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی پیدا کرنے کی سزا دی جائے اس نے

گو یا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگی کا موجب ہو تو گویا لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا۔"

نوع انسانی کی زندگی کی بقا و سلامتی کا انحصار تحفظ جان کے نظریہ پر ہے۔ ریاستی اداروں سے سوال ہے کہ کیا وائرڈ ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تنصیب اور ماحولیاتی سہولیات مہیا کئے بغیر کارخانے چلانے کی اجازت دینا انسانیت دشمنی نہیں؟ اسلام میں ایسی تمام سرگرمیوں سے منع فرماتا ہے جو انسانی زندگی کے لئے خطرہ ہوں۔ اسلام کی نگاہ میں پانی کا اسراف ناپسندیدہ عمل ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کا ضیاع ممنوع ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"²⁹

"اور کھاؤ اور پیو اور بے جا نہ اڑاؤ کہ خدا بیجا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

نبی کریم ﷺ پانی کے استعمال میں بہت زیادہ محتاط تھے۔ نبی کریم ﷺ ایک صاع (4 لٹر) پانی سے غسل اور ایک مد (1 لٹر) پانی سے وضو فرما لیا کرتے تھے۔ کیا ہم وضو یا غسل کرتے ہوئے پانی کے اسراف سے اجتناب کرتے ہیں؟

حضرت عائشہ (رض) سے روایت ہے: "عن عائشۃ، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالیصاع، ویتوضأ بالمد۔" ³⁰

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کرتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو۔"

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اسلام میں پانی کا اسراف و ضیاع سختی سے منع ہے۔ پانی کرہ ارض پر زندگی کی علامت ہے۔ دنیا کی چار ارب آبادی کو صاف پانی میسر نہیں ہے۔ جن علاقوں میں قابل نوش پانی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے وہاں لوگ آنکھیں بند کر کے پانی ضائع کر دیتے ہیں۔ پانی کا تحفظ اور اس کا بے جا اسراف روکنا انتہائی ضروری ہے۔ دنیا کی 24 فیصد آبادی اسلام سے وابستہ ہے۔ پانی کے ضیاع کے تدارک کے لئے اسلامی ہدایات و تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر آبی قلت جیسے پریشان کن مسئلے سے نمٹا جاسکتا ہے۔ اسلام پانی کے ضیاع کے سدباب کے لئے مکمل ضابطہ اخلاق مہیا کرتا ہے۔ سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے پانی کے اسراف کی ممانعت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنے کی ضرورت ہے۔ پانی کا ضیاع جہالت اور لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ پانی کی کمی سے صحت عامہ اور معیشت متاثر ہوتی ہے۔ اگر پانی کے ضیاع کے سدباب کے لئے پالیسی نہ بنائی گئی تو معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر خطرناک اثرات مرتب ہوں گے۔ اس لئے پانی کا ضیاع روکنے کے لئے ہر فرد کو اپنی استطاعت کے مطابق کردار ادا کرنا ہوگا۔

نتیجہ بحث

عصر حاضر میں آبی بحران چیلنج بن چکا ہے۔ دنیا کی چار ارب آبادی صاف پانی سے محروم ہے۔ اگرچہ موجودہ حالات کے پیش نظر ترقی یافتہ ممالک میں پانی کا ضیاع روکنے کے لئے جدید سائنسی طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں لیکن ترقی پذیر ممالک میں ان سائنسی طریقوں سے استفادہ خال خال ہی نظر آتا ہے۔ پاکستان میں 2022ء کے سیلابی پانی کی تباہ کاریاں سب کے سامنے ہیں۔ پاکستان کے موجود ڈیمز (150) قدرتی ماحول کی بقا اور بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے ناکافی ہیں۔ پانی کی کمی کے انسان پر سیاسی و معاشی اور سماجی اعتبار سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پانی کی قلت سے مختلف ماحولیاتی مسائل جنم لیتے ہیں۔ پانی کا ضیاع روکے بغیر کسی بھی خطے یا ملک میں پائیدار ترقی کے اہداف کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام چند عبادات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر میدان میں کامل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ متعدد آیات و احادیث بتاتی ہیں کہ اسلام میں پانی کا ضیاع سخت ممنوع ہے۔ اسلامی تعلیمات سے بے اعتنائی کا ہی نتیجہ ہے کہ موجودہ معاشروں میں پانی کے بے جا اسراف کی وجہ سے پانی کی قلت کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ انسانی زندگی دشوار ہوتی جا رہی ہے۔ پانی کے بغیر کرہ ارض پر زندگی کی بقا ناممکن ہے اس لئے آبی قلت کا مسئلہ موجودہ انسان کے لئے زندگی و موت کا مسئلہ ہے۔ پانی قدرتی ماحول کا اہم ترین عنصر ہے۔ عصر حاضر میں پانی کا ضیاع کی وجہ سے دنیا کی آدھی آبادی صاف پانی سے محروم ہو چکی ہے۔ دنیا کی 24 فیصد آبادی اسلام سے وابستہ ہے جو پانی کا ضیاع و اسراف روکنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔ اسلام پانی کے ضیاع کے سدباب کے لئے مکمل ضابطہ اخلاق مہیا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات

پر عمل پیرا ہو کر پانی کے ضیاع پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پانی کا ذخیرہ کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی کی اشد ضرورت ہے۔ اگر پانی کے ضیاع کے سدباب کے لئے پلاننگ نہ کی گئی تو معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر خطرناک اثرات مرتب ہوں گے اور پائیدار ترقی کا اہداف حصول ناممکن ہوگا۔ ترقی و خوشحالی کے نام پر جہاں کارخانوں پر سرمایہ کاری کی جارہی ہے وہیں پانی کا ضیاع روکنے کے لئے جدید سائنسی آلات (مثلاً واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس) کا استعمال اور ڈیمز تعمیر کرنا ہوں گے۔ پانی جزو زندگی ہے اس لئے پانی کا اسراف و ضیاع روکنا صرف حکومت کا کام نہیں بلکہ ہر فرد کو اپنی استطاعت کے مطابق جاندار کردار ادا کرنا ہوگا۔

تجاویز و سفارشات

- 1- موجودہ دور میڈیا کا دور ہے۔ اس لئے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر پانی کے اسراف و ضیاع کی ممانعت کے بارے میں قرآنی آیات و احادیث کی تشریح کی جائے۔
- 2- واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس (Water Treatment plants) لگائے جائیں۔
- 3- کلیمن واٹر ایکٹ (Clean Water Act) نافذ کیا جائے۔
- 4- سیلاب زدہ علاقوں میں آبی ذخائر ڈیمز (Dams) تعمیر کئے جائیں۔
- 5- بڑھتی ہوئی آبادی کی پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پانی کا بے جا اسراف روکنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے۔
- 6- ترقی یافتہ ممالک کی مثال سامنے رکھتے ہوئے پاکستان میں بھی پانی کا دوبارہ استعمال کیا جائے۔
- 7- وضو کا پانی شجر کاری کے لئے استعمال کی منصوبہ بندی کی جائے۔
- 8- پانی کے ضیاع پر جرمانے عائد کئے جائیں۔
- 9- آبی بحران کی قومی اور بین الاقوامی رپورٹس کی تشریح کی جائے۔
- 10- آبی بحران کے اسباب و اثرات اور حل پر قومی و بین الاقوامی سیمینار منعقد کئے جائیں۔

حوالہ جات

- 1 Asian Development Bank Report, 2008, For more details Click: <https://www.adb.org/sites/default/files/institutional-document/31323/annual-report-2008-vol01.pdf>
- 2 National Library of Medicine, National Centre for Biotechnology Information, USA, 2022. <https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC9464874/> Accessed December 28, 2023.
- 3 Byers, Horace Robert. Elements of cloud physics, (Chicago: University of Chicago Press, 1965).
- 4 <https://tocs.asianindexing.com/media/1686875689131/1686875689131.pdf> Accessed November 27, 2023.
- 5 Peçanha de Miranda Coelho, Jorge Artur, Valdiney Veloso Gouveia, Gustavo Henrique Silva de Souza, Taciano Lemos Milfont, and Bruna Nogueira Romariz Barros. "Emotions toward water consumption: Conservation and wastage." Revista Latinoamericana de Psicología 48, no. 2 (2016): 117-126.

6 Gondkar, Snehal Sumit, D. B. Pardeshi, and P. William. "Innovative system for water level management using IoT to prevent water wastage." In 2022 International conference on applied artificial intelligence and computing (ICAAIC), pp. 1555-1558. IEEE, 2022.

7 Abdul Manan and Dr. Sajid Iqbal, Water Conservation in Islamic Perspective, AL-Qalam 24, no. 2 (2019): 576-598.

8 Anwar, Muhammad Junaid, and Aqsa Tasgheer. "An Islamic Ecological Perspective of Water Resources Management." AL-Qalam 26, no. 2 (2021): 284-298.

⁹ جالندھری فتح محمد، القرآن الکریم، اردو ترجمہ، (لاہور: فاران فاؤنڈیشن، 2013ء)۔

Jālandharī Fateh Muhammad, Urdū translation of Holy Qur 'an , (Lāhūr: Fārān Foundation, 2013).

10 United Nations, Department of Economic and Social Affairs Sustainable Development, Ensure availability and sustainable management of water and sanitation for all, For details Click:

<https://sdgs.un.org/goals/goal6>

11 Bhaduri, Anik, Janos Bogardi, Afreen Siddiqi, Holm Voigt, Charles Vörösmarty, Claudia Pahl-Wostl, Stuart E. Bunn et al. "Achieving sustainable development goals from a water perspective." *Frontiers in Environmental Science* 4 (2016): 64.

12 Rodina, Lucy. "Water resilience lessons from Cape Town's water crisis." *Wiley Interdisciplinary Reviews: Water* 6, no. 6 (2019): e1376.

13 World Economic Forum, For more details click: <https://www.weforum.org/agenda/2019/08/cape-town-was-90-days-away-from-running-out-of-water-heres-how-it-averted-the-crisis/>

¹⁴ چیمہ عبد المنان، قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی تناظر میں، (اسلام آباد: ایشین ریسرچ انڈیکس، 2023)، 177۔

Abdul Manān Cheema, (Natural Resources and Their Utilization: An Islamic and Scientific Perspective (Islamabad: Asian Research Index, 2023), 177.

15 <https://www.epa.gov/uic/general-information-about-injection-wells#:~:text=An%20injection%20well%20is%20used,or%20water%20mixed%20with%20chemicals. accessed 25-09-2022>

16 <https://www.adb.org/what-we-do/topics/water#:~:text=Despite%20achievements%20in%20Asia%20and,growth%20and%20social%20well%20being. Accessed 2 December 2023.>

17 Faiza Ilyās, Clean Drinking water not available to Majority of people in Pakistan, DAWN, (Karāchī: 1 January, 2021).

¹⁸ چیمہ، عبد المنان، قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی تناظر میں، 162۔

Cheema Abdul Manān, Natural Resources and Their Utilization: An Islamic and Scientific Perspective, 162

¹⁹ <https://www.independenturdu.com/node/152321>

Accessed 10 October 2023.

²⁰ شاہد عبد القیوم، اسلام آباد کی مسجد جہاں وضو کا پانی کارآمد بنایا جاتا ہے، انڈیپنڈینٹ اردو، 20 دسمبر 2023۔

Shahid Abdul Qayum, Islamabad's mosque where water for ablution is efficiently reused, Independent Urdu, December 20, 2023

²¹ Zia, Sana, and Junaid Akbar. "Purification of Contaminated Water: Scientific and Islamic Analysis." *Journal of Islamic and Religious Studies* 3, no. 2 (2018): 83-96.

²² الانبیا، 21:30

Al-Anbyā, 21:30

²³ Maughan, R. J. "Impact of mild dehydration on wellness and on exercise performance." *European journal of clinical nutrition* 57, no. 2 (2003): S19-S23.

²⁴ الاعراف، 57:7

Al-A'raf, 7:57

²⁵ Peixoto, José P., and M. Ali Kettani. The control of the water cycle, Scientific American 228, no. 4 (1973): 46-63.

²⁶ Zumdahl, S. S.. "water." Encyclopedia Britannica, November 24, 2023.
<https://www.britannica.com/science/water>.

²⁷ الروم، 41:30

Al-Rūm, 30:41

²⁸ المائدہ، 32:5

Al-Mā'ida, 5:32

²⁹ الاعراف، 31:7

Al-A'raf, 7:31

³⁰ السجستانی، أبو داود سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داود (بيروت: المكتبة العصرية، صيدا، س-ن)، 23:1، حديث:92

Al sajistani, Abū Dāwoūd Sulaiman Ibn ul-Ash'ath, Sunan Abi Dāwoūd (Beirūt: Al-Maqatabah al-'Asryah, Saidā, N.D), 23:1, Hadīth:92.



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).